پریس ریلیز

اے مسلمانو! پہل کرو، اور اپنے معاملات کو دشمنوں کے ہاتھ میں نہ دو

(ترجمہ)

غزہ پر جاری جنگ کو روکنے کے لیے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے کے پہلے مرحلے کی مذاکراتی کارروائی مصر کے شہر شرم الشیخ میں شروع ہو چکی ہے، جس میں امریکی ایلچی اسٹیو ویٹکوف اور جیرڈ کشنر، قطری وزیرِاعظم، اور ترکی و مصر کے انٹیلیجنس سربراہان شریک ہیں۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس منصوبے کا مقصد صدر ٹرمپ کے ذاتی مفادات کا حصول ہے۔ وہ غزہ میں جنگ بندی کو اپنے کھاتے میں ایک ’کامیابی‘ کے طور پر پیش کر کے نوبل امن انعام حاصل کرنا چاہتا ہے، جب کہ اس منصوبے میں امریکہ کے سیاسی و معاشی مفادات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔ اس کی رو سے غزہ کی انتظامیہ ایک بین الاقوامی کمیٹی کے سپرد کی جائے گی، جس کی قیادت بذاتِ خود ٹرمپ کرے گا، اور اس کے پسِ پردہ سابق برطانوی وزیرِاعظم ٹونی بلیئر ہو گا۔ واضح رہے کہ امریکہ اور برطانیہ اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن اور یہودی وجود کے سب سے بڑے محافظ ہیں!

اسی طرح، اس منصوبے میں صریحاً یہودی وجود کے مفادات کو مدنظر رکھا گیا ہے، تاکہ اسے مقدس سرزمین فلسطین پر مزید تقویت دی جائے اور ہر اس خطرے کو روکا جائے جو اس وجود کے لیے لاحق ہو سکتا ہے۔

اس منصوبے کے اعلان سے پہلے ٹرمپ نے سعودی عرب، امارات، قطر، مصر، اردن، ترکی، انڈونیشیا اور پاکستان کے ساتھ ایک اجلاس کی صدارت کی، جو منگل 23 ستمبر 2025ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر منعقد ہوا۔ ٹرمپ نے اسے "سب سے اہم اجلاس" قرار دیا۔ اس کے بعد اُس نے اُن پر "اکیس نکاتی منصوبہ" پیش کیا، یا یوں کہیے کہ مسلط کیا، جس کے نمایاں نکات

تھے: حماس کی قید میں موجود تمام یہودی قیدیوں کی رہائی، مستقل جنگ بندی، اور یہودی افواج کا تدریجی انخلا۔

ٹرمپ نے کھلے الفاظ میں اس ملاقات کا مقصد بیان کیا: "میری حکومت غزہ سے 20 یرغمالیوں اور 38 لاشوں کی واپسی چاہتی ہے..."۔ اس کے بعد اُس نے 'تدریجی انخلا' کی اصطلاح استعمال کی، جو درحقیقت جنگ بندی کو ہمیشہ کے لیے یہودی وجود کے رحم و کرم پر چھوڑنے کا ایک فریب ہے۔ یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ مسلم دنیا کے "رُوَيْبِضَہ" (نااہل) حکمران اس امریکی منصوبے کا خیر مقدم کر رہے ہیں، اور یہ بھی کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے ان میں سے ہر ایک اپنے غدارانہ کردار کے آغاز کا منتظر ہے، بلکہ بعض تو مذاکرات کے پہلے مرحلے میں اپنا کردار ادا کر چکے ہیں، جیسے قطر کا وزیرِاعظم، اور ترکی و مصر کے انٹیلیجنس سربراہان۔ اور باقی اپنے اپنے وقت کے منتظر ہیں۔ افسوس! کیا ہی برا ہے جو یہ کر رہے ہیں!

اے مسلمانو! تمہارے یہ بے حمیت حکمران تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ چکے ہیں۔ انہوں نے تمہارے اہم ترین مسائل تمہارے دشمنوں کے سپرد کر دیے ہیں، تاکہ وہ اپنی لولی لنگڑی کرسیوں کو بچا سکیں۔ تمہاری خاموشی انہیں مزید بے باک کر رہی ہے۔ یہ نہ اللہ سے شرماتے ہیں، نہ اس کے رسول ﷺ سے، نہ تم سے۔

انہوں نے فلسطین کے خلاف سازشیں کیں، یہودیوں کو وہاں قدم جمانے دیے، اور ہزاروں قتل، اور گھروں کو ملبے کا ڈھیر بنائے جانے پر خاموش رہے۔ انہوں نے غزہ کے باشندوں کو گھروں سے بے گھر ہوتے دیکھا اور یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی وہ 'امن' اور 'دو ریاستی حل' کی رٹ لگاتے رہے، جو دراصل امریکی منصوبہ ہے اور یہودی وجود کے مفاد میں ہے۔

اب وقت آ چکا ہے کہ تم ان **"رُوَيْبِضَه"** (نااہل) حکمرانوں کی خیانتوں کا خاتمہ کرو، انہیں یوں پھینک دو جیسے کھجور کی گھٹلی کو پھینکا جاتا ہے۔ آگے بڑھو اور حزب التحریر، ایک ایسا رہنما جو اپنے لوگوں کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا، کے ساتھ مل کر دوسری خلافتِ راشدہ کو نبوت کے نقشِ قدم پر قائم کرو، تاکہ تمہاری عزت و وقار بحال ہو، اور تم پہل کرنے والے اور اپنے معاملات میں مؤثر کردار ادا کرنے والے بن جاو اور اپنے دشمن کو اپنے معاملات میں کوئی کردار ادا نہ کرنے دو۔

﴿إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

"اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا، اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ اور مؤمنوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔" (سورۃ آل عمران: آیت 160)

حزب التحریر کا مرکزی میڈیا آفس